سوال

میری والدہ کی شادی کو تیس برس گزر چکے ہیں، جب انہوں نے شادی کی تو ان کے والد یعنی میرے نانا جان نے آدھا مہر خود رکھا، میری والدہ نے اپنے مہر کی پسوں سے زیور خریدنے کا ارادہ کر رکھا تھا، لیکن ان کے والد صاحب نے ان پسوں سے بکریاں خرید لیں سوال یہ ہے کہ آیا کیا یہ پیسے میرے نانا جان پر قرض ہیں؟ اگر واقعتا قرض ہے تو پھر پسوں کا اندازہ کیسے لگایا جائیگا، یعنی کرنسی کا فرق کا حساب لگانے میں معیار کیا ہوگا؛ کیونکہ اس عرصہ میں کرنسی تبدیل ہو چکی ہے اس وقت آٹھ ہزار تھے، تو کیا نانا جان وہی مبلغ واپس کریں گے، یہ علم میں رہے کہ یہ اس وقت تو کسی چیز کے برابر نہیں

جواب

الحمد للہ

والد کے علاوہ عورت کے ولی کے لیے عورت کی رضامندی کے بغیر مہر میں سے کچھ لینا جائز نہیں، اس لیے کہ والد کچھ شروط کی موجودگی میں بیٹی کا مہر لے سکتا ہے ان شروط کو دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (9594) کے جواب کا مطالعہ کریں

آپ کے نانا نے آپ کی والدہ کے مہر سے جو کچھ لیا ہے اگر تو وہ اس کی شادی کی تیاری کے لیے تھا تو پھر آپ کی والدہ کے لیے کچھ نہیں ہے

اور اگر آپ کے نانا نے اسے کوئی چیز نہیں دی یا پھر آپ کی والدہ کے خاص مال (مہر کے علاوہ) سے شادی کی تیاری کی تو آپ کے نانا نے جو مال لیا اس میں تفصیل ہے:

اگر تو اس نے اپنی ضرورت و حاجت کی بنا پر لیا اور وہ اس کی بیٹی کی ضرورت سے زائد تھا، مثلا باقی ماندہ آدھا مہر بچی کے مناسب زیور خریدنے کے لیے کافی تھا تو پھر باپ پر کوئی حرج نہیں

اور اگر باپ نے بغیر کی ضرورت کی بنا پر لیا یا پھر اس سے بچی کی ضرورت ملحق تھی؛ کیونکہ باقی ماندہ آدھا مہر بچی کے مناسب زیور خریدنے کے لیے کافی نہیں، تو پھر باپ نے ناحق مال لیا ہے اس کے لیے حلال نہیں تھا

اور اگر باپ نے اس مال سے بکریاں خریدیں اور بکریوں میں اضافہ و بڑھوتی ہوئی تو بیٹی کو اس کا اصل مال ملے گا اور جو اضافہ ہے وہ باپ اور بیٹی کے مابین مشترک ہوگا؛ کیونکہ مال غصب کرنے کے بعد اس میں بڑھوتی و فائدہ ہو تو اس میں راجح یہی ہے کہ یہ اضافہ اور فائدہ دونوں کے مابین مشترک ہوگا

مزید فائدہ کے لیے آپ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب "القواعد النورانیۃ" صفحہ (236) کا مطالعہ کریں

اور اگر بکریوں میں بڑھوتی اور اضافہ نہیں ہوا تو اسے اصل مال واپس کرنا لازم ہے، اگر باپ تنگ دست نہیں تو بیٹی کو زیادہ ادا کرنا چاہیے تاکہ بیٹی راضی ہو جائے؛ کیونکہ کرنسی میں فرق آ چکا ہے

واللہ اعلم.